وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

﴿۹ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق 13 مئی 2011﴾

عنوان

توبہ کے اسباب

حصہ دوم

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.or

الحَمۡدُ لِوَ لِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّابَعۡد

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ لشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَتُوۡبُوۡ اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعاً اَیُّھَا الۡمُوۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَص

وقا ل اللہ تعالی فی مقام آخر

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡاتُوۡبُوۡٓا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحَا

توبہ کیا ہے

ہر انسان کو اللہ رب العزت نے خیراور شر کا مجموعہ بنایا ہے۔فطری طور پر انسان میں خیر بھی رکھی گئی ہےاور شر بھی رکھا گیا ہے۔

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰھَاo فَاَلۡھَمَھَا فُجُوۡرَھَا وَتَقۡوٰھَاo

ترجمہ اور جان کی قسم اوراس کی جس نے اس کو درست کیا پھراس کواس کی بدی اور نیکی سمجھائی۔لیکن اچھا انسان وہ ہوتا ہے جو خیر کو غالب کرے۔اور برا انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے اوپر شر کو غالب کرے۔

جوسراپا خیروہ فرشتے ہیں۔جو سراپا شروہ شیطان ہے۔جو خیر اور شر کا مجموعہ وہ حضرت انسان ہے۔انسان سے اس دنیا میں غفلت کی بنا پر کوتاہیاں ہوتی ہیں گناہ سرزد ہوتے ہیں تو دین اسلام کا یہ حسن ہے

اواس کی یہ خوبصورتی ہے کہ اس میں گناہوں کے مٹانے کا ایک طریقہ بتلادیا۔اس طریقے کو توبہ کہتے ہیں ۔

اللہ تعالی کی شان:

توبہ ایک ایسا عمل ہے کہ انسان کے کئے ہوئے گناہوں کو اللہ رب العزت معاف کر دیتے ہیں. بلکہ:

اُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمۡ حَسَنَاتٍ

ترجمہ:اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔

اگر انسان خلوص دل کے ساتھ صاف اور سچے دل کے ساتھ توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس کی نیکیوں میں تبدیل فرمادیتے ہیں یوں سمجھیں کہ جیسے بال صفا پاؤڈر ہوتا ہے کہ پاؤڈر لگالو تو بال صاف ہوجاتے ہیں۔

توبہ گناہ کہ بال صفا پاڈر کی مانند ہے جس بندے نے بھی توبہ کر لی اللہ رب العزت اس کے گناہوں کو مٹادیتے ہیں۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّا ذَنۡبَ لَہٗ

ترجمہ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں

فلاح کیا ہے؟

قرآن مجید میں افلاح کے ملنے کا وعدہ ہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔

وَتُوبُوٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعاً اَيُّهَا الْمُوْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ اے ایمان والوتم سب کے سب توبہ کروتا کہ تم کوفلاح نصیب ہوجائے۔

چھٹا سبب مصیبت پر صبر:

چنانچہ چھٹا سبب جس کی وجہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔فرمایا مومن کواس دنیا میں جوبھی مصیبت پہنچتی اس مصیبت کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کومعاف فرمادیتے ہیں۔ پریشانی چھوٹی ہویابڑی۔ ہر پریشانی پرمومن کے گناہ معاف ہوتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریمﷺ تشریف فرماتھے چراغجل رہا تھاہوا کا جھونکا آیااور چراغ بجھ گیا نبی کریمﷺ نے فرمایاانااللہ واناالیہ راجعون۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بڑی حیران ہوئیں اور فرمایااے اللہ کے نبیﷺ یہ تواس وقت پڑا جاتا ہے جب کوئی آدمی فوت ہوتا ہے نبی کریمﷺ نے فرمایا یہ(ہر) مصیبت کے وقت پڑھا جاتا ہےاس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے اوپر بندے کواجرعطافرمادیتے ہیں۔

اب سوچنے کی بات ہے کہ اگر چراغ بجھنے پرمومن کیلئے مصیبت ہوتی ہےاوراس کے گناہ معاف ہوتے ہیں توجب گھر میں کسی بندے کی زندگی کا چراغ گل ہوجائے اور پھراس پر صبر کرلے تواللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنا اجر ملے گا توجوبھی مصیبتیں آتی ہیں ان سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

یہاں پرایک بات تفصیل سے ذراسمجھنے والی ہے۔ یہ مصیبت مانگنی نہیں چاہیے ہم اس قابل نہیں ہیں۔ کہ ہم مصیبتوں کو برداشت کرسکیں ہم بہت کمزور ہیں مصیبت مانگیں نہیں اگر اللہ کی معشیت سے آجائے تواس پرصبر کرلیا کریں۔اب اس مصیبت پر ہمارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

ترجمہ: اورہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے۔مگر جوصبر کرنے والا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ترجمہ:اور صبر کرنے والوں کو بشارت عطا کردیجئے۔

ساتواں سبب ضغطہ قبر:

ساتویں چیز جس سے بندے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔مومن کو جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے قبر میں جب اس کوضغطہ قبر پیش آتا ہے جب قبر دباتی ہے۔یاخوف ہوتا ہےاس کوقبر کےعذاب کی وجہ سے،اس خوف اور تنگی کی وجہ سے بھی اس بندے کے گناہوں کومٹادیاجاتا ہے۔ یہ ضغطہ قبر بھی ہیش آنا ہےاور یہ بھی ہرایک کوپیش آنا ہےاور یہ نیک لوگوں کوبھی اور برے لوگوں کوبھی ضغطہ قبر پیش آنا ہے۔فرق یہ ہے

کہ برے لوگوں کو زیادہ ہوگا۔ کہ پسلیاں ادھر کی اُدھر چلی جائیں گی اور نیک لوگوں کو کم ہوگا مگر آئیگا ضرور ہاں اللہ جسے چاہے اس سے معاف فرما دے۔ حضرت سعدؓ صحابی ہیں ان کی وفات ہوئی نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جب جانے لگے دفن کیلئے تو پنجوں کے بل چلنے لگے۔ تو صحابہؓ نے پوچھا کے اے اللہ کے نبی ﷺ آپ کو کبھی ایسے چلتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا حضرت سعدؓ کے جنازے میں شرکت کے لئے اتنے فرشتے آسمان سے اترے ہیں مجھے پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں مل رہی اتنے فرشتے جن کی نماز جنازہ میں آئے۔ نبی ﷺ نے ان کو دفن کر کے فرمایا۔ کہ حضرت سعدؓ کو بھی ضغطہ قبر پیش آیا ہے۔ تو پھر ہماری کیا اوقات ہے یہ ضغطہ قبر پیش آنا ہے یہ کیسے پیش آنا ہے؟ ہر چیز کی ایک قیمت ہے۔ تو یہ جو ضغطہ قبر ہے۔ یہ دنیا کی لذتوں کی قیمت ہے۔ جس بندے نے دنیا میں جتنی زیادہ لذتیں لی ہوں گیا اس کے تناسب سے اسے ضغطہ قبر پیش آئے گا جس نے دنیا میں سادہ زندگی گزاری ہوگی اس کو ضغطہ قبر کم پیش آئیگا اور اللہ تعالیٰ جس بندے سے چاہیں معاف بھی فرمادیں گے اس کو ضغطہ قبر پیش ہی نہیں آئے گا لیکن جس کو پیش آیا اس ضغطہ کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے تا قیامت کے دن اس کے گناہ کم پیش کئے جائیں گے۔

آٹھواں سبب قیامت کی گرمی:

آٹھواں سبب جس کی وجہ سے گناہ معاف ہوں گے۔ فرمایا قیامت کے دن جب لوگ کھڑے ہوں گے اس وقت لوگوں کو ایک خوف ہوگا فرمایا جب لوگ کھڑے ہوں گے۔ جہنم کو پیش کیا جائے گا جہنم جوش میں ہوگی اس کے اندر ابال ہوگا۔ اے اللہ مجھے ان بندوں تک پہنچا دے جو تیرے حکموں کی نافرمانی کرتے تھے جہنم کے غصے کو دیکھ کر لوگوں پر ایک ہیبت طاری ہوجائے گی تو فرمایا کہ جہنم کی آگ کے انگارے اوپر اٹھیں گے اور اس وقت انبیاء میں سے کوئی نبی بھی ایسا نہیں ہوگا جس کو یہ ڈر نہیں ہوگا کہ کہیں یہ انگارے میرے اوپر نہ آجائیں وہ بھی ڈر رہے ہوں گے کہ پتہ نہیں آج یہ انگارے کیا کریں گے انبیاء بھی تھرا رہے ہوں گے۔ اتنا ڈر کا وقت ہوگا وہ جو قیامت کے دن کا انسان کو خوف اور دہشت پیش آئے گی یا قیامت کے دن کی جو دھوپ ہوگی جس سے بندے کو پسینہ آئے گا اس سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

نواں سبب نبی اکرم ﷺ کی شفاعت:

نواں سبب جس کی وجہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ فرمایا گیا کہ قیامت کے دن نبی ﷺ جو اپنے گناہگار امتیوں کی شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے بھی اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ سبحان اللہ۔ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کی شفاعت نیکوں کیلئے ہوگی فرمایا میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں میں مرتکب ہونے والے لوگوں کے لئے ہوگی۔ کہ کبیرہ گناہ تو کر بیٹھے ہوں گے مگر نادم بھی ہوں گے پشیمان بھی ہوں گے اور کوشش بھی کریں گے دین پر چلنے کی تو ان کے ان گزرے ہوئے گناہوں پر میری شفاعت ہوگی اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ اے میرے محبوب یا تو ہم آپ کی آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیں گے یہ پسند کرلیں یا پھر قیامت کے دن جس کی آپ شفاعت کریں گے وہ پسند کرلیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے سامنے دونوں چیزوں کو پیش کیا گیا میں نے شفاعت کو پسند کرلیا شفاعت کی وجہ سے آدھی سے زیادہ میری امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

دسواں سبب اللہ تعالیٰ کی رحمت:

دسواں سبب جس کی وجہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کی رحمت، مغفرت کا اظہار ہوگا ایسا کہ بہت زیادہ۔ اتنا اظہار ہوگا کہ ایک بندہ پوری زندگی میں ایک مرتبہ اللہ کے ڈر سے یا محبت میں رویا ہوگا اور چھوٹا سا آنسو نکلا ہوگا۔ اس آنسو سے اس کی پلکوں کا ایک بال تر ہو جائے گا۔ وہ بال گواہی دے گا۔ اے میرے اللہ! یہ زندگی میں ایک مرتبہ آپ کے خوف سے یا آپ کی محبت میں رویا تھا اور اس کی آنکھ سے چھوٹا سا مکھی کے سر کے جتنا آنسو نکلا تھا اور اے اللہ میں اس سے تر ہو گیا تھا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ فرمایا کہ اس بال کی گواہی کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ اس بندے کو جہنم سے نکال کے جنت عطا فرما دیں گے۔

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا

ترجمہ: اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر بہت زیادہ مہربان ہوں گے۔

جب اللہ تعالیٰ بندے پر اتنے مہربان ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آج اللہ کے سامنے اپنے گزرے ہوئے گناہوں پہ سچی توبہ کر کے آئندہ نیکوکاری کی زندگی گزارنے کا ارادہ کریں۔ اس لئے کہ قیامت کے دن رحمت کا ظہور اتنا ہوگا۔ کسی نے کہا،،

بے گناہوں میں چلا زاہد بھی اس کو دیکھنے
مغفرت بولی ادھر آ میں گناہ گاروں میں ہوں
وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روزحشر
چیخ اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گناہ گاروں میں ہوں

يَا اَيُّهَا الْاِ نْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمُ

ترجمہ: اے انسان تجھے تیرے کریم پروردگار سے کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا۔ اپنے رب سے کیوں روٹھا پھرتا ہے۔ رب کے در کو چھوڑ کے کیوں دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ آ اپنے پروردگار کے در پہ آجا میں تیرے کاموں کو سنوار دوں گا اور تیری دنیا آخرت کو نکھار دوں گا اللہ تعالیٰ ہمیں سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آئندہ نیکوکاری کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین،،

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھردے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیا کردیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصرعلی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہرنئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰ خِرُ دَعْوَا نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ:

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرما دے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہو گی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصرعلی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ: